International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02, July-Dec 2023
PP:155 -166

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

مطالعہ مسیحیت میں مسلم مفکرین کے مناہج: قرآنی وحدیثی تناظرات اور مختلف آراء کا تجزیاتی مطالعہ

Approaches of Muslim Thinkers in the Study of Christianity: Analytical Examination of Quranic and Hadith Correspondences and Various Perspectives

Noreen Tahir
M.Phil. Department of Islamic Studies,
Punjab University Lahore, Pakistan
Umer Yousaf
Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore

Abstract

This study investigates the methodologies utilized by Muslim scholars in the examination of Christianity, focusing on Quranic and Hadith references and diverse perspectives. Through analytical examination, it explores the intersections and disparities between Islamic and Christian teachings, offering insights into the nuanced approaches adopted by Muslim thinkers in understanding Christianity. By analyzing Quranic and Hadith correspondences alongside diverse viewpoints, this research aims to contribute to interfaith dialogue and scholarly discourse on the relationship between Islam and Christianity.

***Keywords**: Muslim thinkers, Christianity, Quranic references, Hadith, comparative analysis, interfaith dialogue, scholarly discourse*

تمہیدی مباحث

عیسائیت ایک ایسا مذہب ہے جس کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر رکھی گئی۔ عیسائیت اس وقت دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے اور اس کے پیروکار ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن عیسائیت کی موجودہ شکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر مبنی نہیں ہے اسے سینٹ پال کے نام سے جانا جاتا ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حواری نہیں بلکہ ان کا دشمن یہودی تھا جو کافی عرصے تک عیسائیوں کو ایذا دیتا رہا پھر اچانک سے کشف والہام کا دعوے دار بن گیا۔

CC BY

مفکرین کے نظریات کے مطابق عیسائیت کی چند ایک تعریفات درج ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

امریکن پیپلز انسائیکلوپیڈیا میں عیسائیت کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

"عیسائیت مذہب کی بنیاد پہلی صدی میں مسیح ناصری نے رکھی اس مذہب کا محور ان کی زندگی، مقصد حیات اور پیغام ہے۔ عیسائیت کی پہچان وہ مختلف قسم کے عقائد ہیں جنہیں عیسائیوں میں عالمگیر مقبولیت حاصل ہے یعنی خدا کو خالق ماننا، انجیل کو خدا کا کلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور خدا کا مجسم پیغام ماننا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کے بیٹے کے ساتھ ساتھ مکمل انسان ماننا۔ ان کی قربانی پر مبنی موت اور معجزانہ طور پر زندہ ہو جانے پر یقین رکھنا اور یہ تسلیم کرنا کہ وہ اپنی قربانی اور رفع آسمانی کی وجہ سے تمام انسانیت کو ابدی نجات دلوانے پر قادر ہیں جو ان کے وسیلے سے خدا کی طرف آئیں۔"[1]

پروفیسر ساجد میر نے عیسائیت کی مذکورہ تعریف سے اس کے جو بنیادی عقائد اخذ کئے ہیں وہ یہ ہیں:

"نظریہ تثلیث، نظریہ تجسیم، نظریہ ابنیت، نظریہ کفارہ، نظریہ آمدِ ثانی، نظریہ کتاب (انجیل کو خدا کا کلام ماننا)۔[2]

امام ابن القیمؒ (م 751ھ) جدید عیسائیت کے بانی پولوس کے بارے میں فرماتے ہیں:

"پولوس وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق لاہوت وناسوت کا نظریہ قائم کیا۔ اس سے پہلے نصاریٰ کا متفقہ عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس عقیدے میں دو بندوں کا آپس میں اختلاف نہ تھا لیکن پولوس نے سب سے پہلے نصاری کے دین کو فاسد کیا اور یہ باطل نظریہ پیش کیا کہ مسیح لاہوت یعنی طبعیت الٰہی سے انسان بنے ہیں اور انسانی جوہر میں وہ ہم انسانوں کی طرؒ ہیں اور ان کی تخلیق مریم سے ہوئی ہے۔ پولوس نے یہ بھی کہا کہ اللہ ایک جوہر اور ایک اقنوم یعنی شخص ہے۔"[3]

ڈاکٹر حفصہ نسرین پولوس کی عیسائیت میں تبدیلی کے بارے میں بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ انہوں نے عیسائیت کو ایک مشرکانہ مذہب بنا دیا جیسا کہ انہوں نے اپنی تصنیف میں ذکر کیا ہے:

"پولوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیغام کو بنی اسرائیل میں مقبول بنانے کی خاطر اس کا حلیہ بگاڑ دیا، عیسائیوں کے لئے تورات اور موسوی قانون کی پابندیوں کو ختم کرنے کی خاطر شریعت کو لعنت قرار دے دیا، کئی حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیا، ختنے کا حکم منسوخ کر دیا، باطل عقائد جیسے الوہیت، ابنیت اور

کفارہ کی اختراع کی اور جدید عیسائیت کی بنیاد ان عقائید پر رکھی، یونانی تہواروں اور مشرکانہ عبادات و رسومات کو مسیحت میں شامل کر دیا جس کی وجہ سے مسیحت ایک مشرکانہ مذہب بن گیا۔"[4]

آرنلڈ میئر(Arnold Meyer)اپنی تصنیف(Jesus or Paul)میں لکھتا ہے:-

"اگر ہم عیسائیت کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح خدا کا آسمانی بیٹا ہے جو زمینی انسانوں میں سے نہ تھا بلکہ خدائی شان میں رہتا تھا پھر وہ انسانی شکل اختیار کرتے ہوئے آسمان سے زمین پر اتر آیا تاکہ سولی چڑھ کر اپنے خون کے ذریعے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کرے پھر موت کے بعد زندہ ہو کر آسمانوں پر چلا گیا اور خداوند کے طور پر خدا کے دائیں ہاتھ بیٹھ گیا جو اپنے پیروکاروں کی شفاعت کرے گا۔ وہ ان کی دعائیں سنتا ہے ان کی حفاظت کرتا ہے راہنمائی کرتا ہے دنیا میں انصاف کی خاطر آسمان کے بادلوں کے ساتھ دوبارہ آئے گا جو خدا کے دشمنوں کو گرائے گا اور لوگوں کو اپنے ساتھ آسمانی نور کے گھر لے جائے گا تاکہ وہ اس کے معظم بدن کی ڈّبن جائیں۔ اگر یہ عیسائیت ہے تو ایسی عیسائیت کی بنیاد مقدس پولوس نے رکھی تھی نہ کہ ہمارے خداوند مسیح نے"[5]

آرنلڈ میئر کا یہ بھی کہنا ہے:

"اگر کوئی کہے کہ پولوس نے جو تعلیم دی وہ اس نے کہاں سے اخذ کی؟ تو اس کا جواب ہونا چاہیے تھا کہ حواریوں سے مگر اس نے ایسا نہیں کہا بلکہ اس کا جواب مختلف تھا وہ یہ کہ میں نے اپنی انجیل کسی انسان سے نہیں بلکہ مسیح کے مکاشفہ سے حاصل کی ہے گویا پولوس نے حواریوں اور دیگر تمام انسانوں کی روایات کا انکار کر دیا۔"[6]

آرنلڈ مئیر نے عیسائیت کی جو تعریف کی ہے اُس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ موجودہ عیسائیت اپنی اصل شکل میں نہیں ہے بلکہ پولوس کی خواہشات کے مطابق تبدیلیوں کا شکار ہے جیسا کہ انجیل گلتیوں کے نام پولوس کا خط اس بات کی شہادت دیتا ہے:

"اے بھائیو! میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ جو خوشخبری میں نے تمہیں سنائی ہے وہ انسان کی سی نہیں کیونکہ وہ مجھے انسان کی طرف سے نہیں پہنچی اور نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ یسوع مسیح کی طرف سے مجھے اس کا مکاشفہ ہوا۔[7]

اپنے پہلے اور بعد کے مکاشفوں کے بارے میں پولوس کہتا ہے:

" اور مکاشفوں کی زیادتی کے باعث میرے پھول جانے کے اندیشے سے میرے جسم میں کانٹا چبھویا گیا یعنی شیطان کا قاصد تاکہ میرے مکے مارے اور میں پھول نہ جاؤں"[8]

یعنی غرور سے بچانے کے لئے اس پر شیطان کا قاصد مسلط کیا گیا جو اسے مکے مارتا اور اس کے جسم میں کانٹے چبھوتا مگر کیا یہ حقیقت نہیں کی شیطان کا قاصد ہی اس کو مکاشفے دیا کرتا تھا جیسا کہ قرآن میں ہے:

"وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰۤی اَوْلِیٰٓئِہِمْ۔[9]

"بے شک شیطان اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں"۔

پروفیسر ساجد میر عیسائیت کی کتب پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

پانچویں صدی عیسوی میں پولوسی عقائید کی بناء پر جن کتابوں کو معتبر ٹھہرایا گیا ان کتابوں کے بارے میں کبھی کسی عیسائی عالم نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ ان عقائید پر مشتمل ہیں جن کی تعلیم حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی بلکہ ان معتبر کتابوں میں جو انجیلیں شامل کی گئی ہیں ان میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کسی قول کا ثبوت نہیں ملتا۔[10]

پروفیسر صاحب کی اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ عیسائیت کی موجودہ کتب تحریف شدہ ہیں۔

جرمن سوانح نگار Adolf Deisman کا قول اس بات کی تصدیق کرتا ہے وہ کہتا ہے:

"Jesus Selbst grundete keinew neuen kult."[11]

جس کا مطلب ہے "خود یسوع نے کسی نئے مذہب کی بنیاد نہیں رکھی۔"

عیسائی فرقے

ابن حزم (م452ھ) نے عیسائیت کے فرقوں پر روشنی ڈالتے ہوئے مندرجہ ذیل فرقے بیان کئے ہیں۔

1۔ اربوسیہ 2۔ بولسیہ 3۔ مقدونوسیہ 4۔ بربرانیہ 5۔ نسطوریہ 6۔ یعقوبیہ

ابن حزم فرماتے ہیں کہ پہلے تین فرقے توحید کے قائل ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بندہ مانتے ہیں جب کہ آخری تین فرقے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی کے قائل ہیں۔ یعقوبیہ کی تعداد زیادہ ہے اور یہ فرقہ قسطسطنیہ کے راہب یعقوب برذعان کی طرف منسوب ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ مسیح خود ہی خدا ہے لوگوں کے کفرِ عظیم کی وجہ سے خدا مصلوب ہوا اور کائنات تین دن بغیر مدبر و منظم کے رہی مرنے کے بعد وہ پھر زندہ ہو گیا۔[12]

اسی طرح امام ابن القیم (م751ھ) فرماتے ہیں:

"تمام عیسائی فرقے عقیدہ تثلیث اور عقیدہ صلیب پر یقین رکھتے ہیں اور سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک صالح بندے اور نبی نہیں بلکہ حقیقی خدا ہیں انہوں نے ہی آسمان و زمین ملائکہ و انبیاء کو پیدا کیا ہے وہی رسولوں کو معجزات دے کر بھیجنے والے ہیں اور عالم کا معبود خدائے لم یزل ان کا باپ ہے اور وہ ان کے بیٹے ہیں۔ مریم کو ان کا حمل ہوا، وہ پیدا ہوئے، گرفتار کئے گئے، سولی دی گئی، دفن کر دیئے گئے، تین دن بعد قبر سے اٹھ کھڑے ہوئے، آسمان

پر چڑھ گئے اور اپنے باپ کے دائیں جانب جا بیٹھے ان سب باتوں پر نصاریٰ کے تمام فرقے متفق ہیں۔[13]

امام ابن القیمؒ اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ تمام عیسائی فرقے عقیدہ تثلیث اور عقیدہ صلیب پر یقین رکھتے ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بندے نہیں بلکہ خدا ہیں۔

عیسائیوں کی کتب مقدسہ:

عیسائیوں کی مقدس کتابیں جو الہامی قرار دی گئی ہیں جنہیں آج کل "عہد نامہ جدید" کہا جاتا ہے جو کہ بائبل کا دوسرا حصہ ہے ستائیس ہیں مگر ان میں چار کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ جیسا کہ مولانا پروفیسر محمد یوسف خان اپنی تصنیف میں ان کتابوں کے نام بیان کرتے ہیں:

1۔انجیل متی 2۔انجیل مرقس 3۔انجیل لوقا 4۔انجیل یوحنا

آسانی کی خاطر انہیں "اناجیل اربعہ" کہا جاتا ہے جبکہ باقی کتابوں کو "کتاب اعمال" کہا جاتا ہے۔[14]

مولانا مودودیؒ(م1979ء)ان اناجیل پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> "آج انجیل کا جو مجموعہ چار صحیفوں پر مشتمل ہے متی، مرقس، لوقا اور یوحنا ان میں سے کوئی بھی صحیفہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نہیں ہے جس طرح قرآن میں تمام آیات موجود ہیں جو حضور ﷺ پر نازل ہوئی اسی طرح کسی اور کتاب میں یکجا حالت میں نہیں ملتیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مواعظ و نصائح بھی ہمیں ان الفاظ میں نہیں ملتے جس طرح انہوں نے پیغمبرانہ زندگی میں ارشاد فرمائے تھے۔ یہ صحیفے نہ خدا کا کلام ہیں نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بلکہ ان کے حواریوں کے بھی شاگردوں کی لکھی ہوئی کتابیں ہیں جو ان کے علم و فہم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔[15]

ڈاکٹر حمید اللہؒ(م2002ء)نے بھی ان اناجیل کے غیر معتبر ہونے پر تبصرہ فرمایا ہے اس حوالے سے وہ اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں:

> "عیسائی مورخوں کے مطابق ستر سے زائد انجیلیں پائی جاتی ہیں جن میں سے چار کو قابل اعتماد جبکہ باقی کو مشتبہ قرار دیا گیا ہے۔ ان کو پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سوانح عمریاں ہیں۔ چار مختلف لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سوانح عمری لکھیں۔ اور اس کو انجیل کا نام دے دیا۔ ان ستر سے زائد اناجیل کے مندرجات میں اختلاف ہے۔ کسی خاص انجیل کے انتخاب کے لئے تمام اناجیل کو عبادت گاہ میں میز پر جمع کیا گیا اور میز ہلائی گئی جو کتابیں نیچے گر گئیں ان کو ناقابل اعتماد اور جو نہ گریں اور میز پر باقی رہیں ان کو قابل اعتماد قرار دیا گیا۔"[16]

اسی طرح سید سلیمان ندویؒ(م1953)اناجیل کے بارے میں فرماتے ہیں:

"ان چاروں انجیلوں میں سے ایک انجیل کے لکھنے والے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خود سے نہیں دیکھا انہوں نے کسی سے سن کر یہ مجموعہ لکھا۔ نیز یہ بھی واضح طور پر ثابت نہیں ہے کہ کن زبانوں اور زمانوں میں لکھی گئیں۔[17]

محمد یوسف خان انجیل میں تحریف کے اسباب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

- پہلی وجہ عیسائی مصنفین کا بے ساختہ اعتراف ہے کہ اناجیل اربعہ کو وحی الٰہی سمجھنا غلط ہے بلکہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سوانح عمری ہے۔
- دوسری وجہ اناجیل اربعہ کے مصنفین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری نہیں تھے اور ان شخصیات کا ضابطہ حیات ہمارے سامنے نہیں۔
- تیسری وجہ چاروں انجیلوں کا آپس میں اختلاف ہے اگر موجودہ انجیل اصلی ہوئی تو متضاد باتوں سے پاک ہوتی۔
- چوتھی وجہ وحی الٰہی پر مشتمل انجیل صرف ایک تھی اور یہ چار ہیں۔ اس کا مطلب کہ تین وحی الٰہی پر مشتمل نہیں ہیں۔ یہ احتمال کیونکہ ہر انجیل میں پایا جاتا ہے اس لئے ہم کسی انجیل کو بھی اصلی انجیل بجانب خدا کہنے سے معذور ہیں۔[18]

درج بالا معروف مصنفین کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ یہ اناجیل غیر معتبر، غیر مستند اور غیر متصل ہیں۔ یہ الہامی کلام پر مشتمل نہیں ہیں۔ ان اناجیل میں پولوس نے اپنی خواہشات کو مد نظر رکھ کر انہیں تصنیف کیا ہے اور یہ خدائی کلام سے ہٹ کر ایک بندہ کی خواہشات کا مجموعہ بن گیا ہے۔ جسے حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ جو کہ کھلا اور واضح گناہ ہے۔ اس وجہ سے ان کتابوں کی تعلیمات ناقابل تقلید ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام-تعارف

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام عبرانی میں یسوع ہے جو موسیٰؑ کے خلیفہ اول یوشع بن نون کی یاد میں رکھا گیا تھا۔ ان کی والدہ کا نام مریمؑ تھا جو خواہر موسیٰ کا نام تھا۔ ان کے ماموں کا نام ہارون تھا جیسا کہ موسیٰؑ کے بڑے بھائی کا نام تھا۔ آپ کے نانا کا نام عمران تھا اور موسیٰ کے والد کا نام بھی یہی تھا۔ سنہ عیسوی ولادت مسیح سے شروع ہوتا ہے۔[19]

حضرت عیسیٰؑ ازروئے قرآن

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلیل القدر اور اولوالعزم پیغمبر ہیں اور انبیا بنی اسرائیل میں سب سے آخری پیغمبر ہیں۔ قرآن کی تیرہ سورتوں میں آپ کا تذکرہ موجود ہے جس میں البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ، الانعام، التوبہ، المریم، المومنون، الاحزاب، الشوریٰ، الزخرف، الحدید، اور الصف شامل ہیں۔[20]

حضرت عیسیٰ علیہ السلامؑ کی شخصیت کے اثرات بنی اسرائیل کے علاوہ عام انسانیت پر بھی مرتب ہوئے ان کی شخصیت فکری، عملی، اقتصادی وکرشماتی امور کی حامل تھی ان کی شخصیت کا مطالعہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ ان کے پیروکاروں نے انہیں پیغمبری کے درجے سے بڑھا کر الوہیت کے درجے پر لا کھڑا کیا اور غلو کے مرتکب ہوئے۔[21]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن میں مختلف القاب سے پکارا گیا ہے۔ جیسے مسیح، عبداللہ، ابن مریم، کلمہ اور روح۔ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا اس وقفے کو انقطاع وحی کا زمانہ کہتے ہیں۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کی تعلیمات میں تحریف کی جس کے نتیجے میں گمراہ ہوئی اور ان کی اصلاح کیلئے اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ ان پر انجیل نازل فرمائی مگر بنی اسرائیل کا رویہ دنیا کی دوسری اقوام کی طرح رہا اور انہوں نے آپ کی مخالفت اور تکذیب کی۔ آپ کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے آپ کی نبوت کو جھٹلایا اور وہی روایت قائم رکھی جس کو سورت الصف میں بیان کیا گیا ہے۔

فَلَمَّا جَا ءَ هُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هَذٰا سِحْرٌ مُبِيْن۔[22]

"پھر جب وہ (رسول) ان کے پاس کھلی نشانیاں لایا تو وہ بولے یہ تو کھلا جادو ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعارف یوں فرمایا۔

اَلْمَسِيْحُ عِيسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهاً فِي الدنياَ وَ الاخِرَةِ۔[23]

"مسیح عیسی ابن مریم دنیا اور آخرت میں باآبرو اور (اللہ تعالیٰ کے) مقربین میں سے ہیں۔"

قرآن میں حضرت عیسیٰؑ کے نبی ہونے کی تصدیق ان الفاظ میں مذکور ہے:

قَالَ اِنِّيْ عبد الله اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا۔[24]

"فرمایا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب دی گئی ہے اور مجھے نبی بنایا گیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل فرمائی جس کی تصدیق قرآن کی آیت کرتی ہے۔

وَقَفَّيْنَاعَلٰى آثَارِهِمْ بِعِيسٰى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ بَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ وَاٰ تَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَنُورٌ۔[25]

"اور ہم ان کے پیچھے لائے عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو تصدیق کرنے والے جو ان سے پہلے تورات میں آئے اور ہم نے ان کو انجیل عطا فرمائی اس میں ہدایت اور نور ہے"۔

ان آیات سے حضرت عیسیٰؑ کا مقام و مرتبہ واضح ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر انجیل مقدس نازل فرمائی جس کی تصدیق قرآن کریم میں موجود ہے۔

حضرت عیسیٰؑ از روئے احادیث

حضرت عیسیٰؑ اللہ کے وہ بندے اور رسول ہیں جن کے بارے میں عیسائیوں نے غلو کیا اور جھٹلایا۔ اور ان کے اللہ کا بندہ اور رسول ہونے کی تصدیق نبی کریم ﷺ نے فرمائی جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ شَهِدَ اَنْ لاَ اِ لَهَ اِ لَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، وَاَنَّ محمدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَاَنَّ عِيْسَى عبدالله وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَااِلَى مَرْيَمَ ، وَرُوْحٌ مِنْهُ۔[26]

"جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰؑ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اُس کا کلمہ ہیں جسے پہنچا دیا

تھا اللہ نے مریم تک اور ایک روح ہیں اس کی طرف سے"

حضرت عیسیٰؑ نے بچپن میں اپنی والدہ کی گود میں کلام کیا جس کی تصدیق حضرت ابوہریرہؓ کی اس روایت سے ہے کہ حضور نے فرمایا:

لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيْسَى۔[27]

"گود میں تین بچوں کے سوا اور کسی نے بات نہیں کی (اول) عیسیٰ علیہ السلام۔"

حضور ﷺ نے معراج کی رات حضرت عیسیٰ علیہا السلام سے ملاقات کی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا:۔

"وَرَايْتُ عِيْسَى، فَاذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَانَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ۔[28]

اور میں نے حضرت عیسیٰؑ کو دیکھا وہ درمیانہ قد اور نہایت سرخ و سفید رنگ والے تھے ایسے تروتازہ اور پاک صاف کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسل خانے سے نکلے ہیں۔

حضور ﷺ نے حضرت عیسیٰؑ کی بشریت کی تصدیق میں فرمایا:

مَامِنْ بنى آدم مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخاً مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانَ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا۔[29]

"ہر بنی آدم جب پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے اور بچہ شیطان کے چھونے سے زور سے چیختا ہے سوائے مریمؑ اور اس کے بیٹے عیسیٰؑ کے"

نبی کریم ﷺ نے حضرت عیسیٰؑ سے اپنی قربت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ ، وَالْاَ نْبِيَآ ءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ، لَيْسَ بَيْنِى وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ۔[30]

"میں ابن مریم سے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ قریب ہوں انبیا علاقائی بھائیوں کی طرح ہیں اور میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں۔"

حضرت عیسیٰؑ کا تعارف بقول علماء اسلام

حضرت عیسیٰؑ ایک ایسی ہستی ہیں جن کا شمار اولوالعزم انبیاء کرامؑ میں ہوتا ہے۔ تاریخ نگاروں نے اُن کی زندگی کے مختلف گوشوں کو رقمطراز کیا ہے اور مسیحی عقائد کو واضح کرتے ہوئے اپنے اپنے نظریات پیش کئے ہیں۔

مولانا مودودیؒ (م 1979ء) عیسائیوں کے عقائد کے بارے میں فرماتے ہیں:

تمام انبیاء کرام میں سب سے زیادہ ظلم حضرت عیسیٰؑ پر کیا گیا۔ حضرت عیسیٰؑ نبی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک انسان تھے۔ اُن میں بشریت کی وہ تمام خصوصیات موجود تھی جو دیگر انسانوں میں ہوتی ہیں فرق اتنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکمت و نبوت اور اعجاز کی قوتیں عطا فرمائی تھیں اور ایک بگڑی ہوئی قوم کی اصلاح کے لیے مامور فرمایا لیکن ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا یہاں تک کہ عین عالم شباب میں ان کو قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا اور جب ان کی عظمت کا اعتراف کیا تو حد سے تجاوز

کرتے ہوئے انہیں خدا کا بیٹا بناڈالا اور یہ عقیدہ گھڑ ڈالا کہ خدا مسیح کی شکل میں اس زمین پر آیا کہ خود صلیب پر چڑھ کر انسانیت کے گناہوں کا کفارہ ادا کر سکے۔[31]

محمد یوسف خان حضرت عیسیٰؑ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت عیسیٰؑ تئیس سال تک یہودیہ کے ریگستانوں میں غور و فکر کرتے رہے۔ یہودیوں نے بیت المقدس کو کاروباری معاملات کی جگہ بنا دیا تھا تو آپ نے کہا کہ خدا کے گھر کو بازار مت بناؤ جس وجہ سے یہودی کاہن آپ کے خلاف ہو گئے اور رومی بادشاہ کے حکم کے مطابق آپ کو سولی پر چڑھانے کی تیاریاں شروع ہوئی تو خدا نے آپ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا اور اب تک آسمانوں پر زندہ ہیں۔ قربِ قیامت ان کا دوبارہ نزول ہو گا۔ وہ دجال کو قتل فرمائیں گے اور عدل و انصاف پر مبنی حکومت قائم کریں گے۔ ان کی شادی ہو گی اور طبعی وفات پائیں گے ۔ مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کے حجرہ مبارکہ اور روضہ طیبہ میں مدفون ہوں گے۔[32]

دنیا کی پندرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی حضرت عیسیٰؑ کی مقبول عام سوانح عمری "یسوع اپنے زمانے" (Jesus in His Time) میں آپؑ کا تعارف ان الفاظ میں موجود ہے۔

"حضرت عیسیٰؑ کا اصل نام یشوع تھا وہ ایسے زمانے میں پیدا ہوئے جب بنی اسرائیل صدیوں سے اہل بابل کی لائی ہوئی تباہی، جنگوں اور جلاوطنی کا شکار تھے حتی کہ ایرانی بادشاہ سائرس کی وجہ سے انہیں جلاوطنی کے بعد بھی سانس لینا نصیب نہ ہوا اور وہ سکندر اعظم، مصریوں اور شامیوں کی غلامی کے بوجھ تلے پستے رہے۔ پھر 63 قبل مسیح میں رومیوں نے ان کے دارالسلطنت یروشلم پر قبضہ کر لیا اور ظالم حکمرانوں کے ذریعے ان پر حکومت کرنی شروع کر دی۔ ان حالات میں یہودی ایک منجی اور مسیحا کے منتظر تھے جو انہیں ان کے حکمرانوں کی غلامی سے نجات دلائے اور ان کی قومی عزت کو بحال کرے۔ ان کی معیشت و معاشرت پھلے پھولے ان کا ماننا تھا کہ یہ آنے والا منجی اور مسیحا خصوصی برکات کا حامل ہو گا اسی لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "مسیح" یا عبرانی میں "مسیحا" آرامی زبان میں "مشیحا" اور یونانی میں "کرائسٹس" کہا گیا۔"[33]

یہودیوں کی بگڑی ہوئی حالت کے بارے میں ڈاکٹر حفصہ نسرین یوں رقمطراز ہیں:

"حضرت عیسیٰؑ کی بعثت سے پہلے یہودی مذہب نام کی حد تک باقی تھا۔ یہودی بہت سے فرقوں میں بٹے ہوئے تھے۔ عملی طور پر احکامات الہیٰ کی اطاعت و اتباع ناپید ہو چکی تھی۔ فقہاء یہود کی صورت میں احبار اور راہبان موجود تھے۔ جو اپنی مرضی سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیتے تھے۔ دنیاوی مفادات کی خاطر کتب مقدسی میں تحریف کا عمل جاری تھا۔ بد نظمی، بد

عقیدگی اور بد اخلاقی معاشرے میں عام ہو گئی تھی۔ اس کے باوجود خود کو اللہ کے پیارے اور جنت کے اصل حقدار ہونے کے دعوٰی دار تھے۔ اس بگڑی ہوئی قوم کی اصلاح کے لیے حضرت عیسیٰؑ مبعوث ہوئے۔"[34]

حضرت عیسیٰؑ ازروئے انجیل

انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش اور نبوت کی تصدیق ان الفاظ میں مذکور ہے:

- "اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا یہ اس مریم کا شوہر تھا اور یسوع پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے"[35]
- "اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرؒ ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔"[36]
- "اے بیتِ لحم یہوداہ کے علاقے تو یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں کیونکہ تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا جو میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا"۔[37]

انجیل کے ان بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰؑ خدا نہیں تھے بلکہ وہ ایک بشر تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کی ہدایت کی لئے مبعوث فرمایا۔

خلاصہ بحث

اس فصل میں حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے احوال بیان کئے گئے ہیں کہ آپؑ اللہ تعالیٰ کے پاکباز بشر اور رسول تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے الہامی تعلیمات دے کر عیسائیوں کی طرف منسوب کیا مگر عیسائیوں نے ان کے بارے میں غلو سے کام لیا اور انہیں خدا کا درجہ دیا۔ اور انہیں خدائی صفات کا حامل ٹھہرایا۔ عیسائیوں کے اس عقیدہ کا رد قرآن و حدیث نے واضح طور پر کیا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہ اللہ کے بندے، رسول اور اللہ کا کلمہ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کی طرف منسوب کیا۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اُس کے رسول تھے۔ عیسائیوں کے اسی عقیدہ تثلیث کا رد ان کی کتاب انجیل میں بھی موجود ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے بندے تھے۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ اس قدر زیادتی کی کہ انہیں صلیب تک دینے کی ناکام کوشش کی اور ان کے کلام کو اس قدر بدل ڈالا کہ اصل کلام ہی غائب ہو گیا اور اس کی جگہ تحریف شدہ انجیل نے لے لی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] دی امریکن پیپلز انسائیکلوپیڈیا، شکاگو، 1960ء، 2/435

[2] پروفیسر ساجد میر، عیسائیت تجزیہ و مطالعہ، مکتبہ دارالسلام، س۔ن، ص22

[3]. علامہ ابن القیم الجوزیہ، (مترجم: زبیر احمد سلفی)، یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینے میں، سجاد پبلیکشنز لاہور، س۔ن، ص372

[4] ڈاکٹر حفصہ نسرین، مذاہب عالم ایک نظر میں، ناشران عبداللہ برادز لاہور، س۔ن، ص338

[5] Arnold Mayer,Jesus or Paul? English Translation by J.Wilkinton,London,New York,1909,Pg40.

[6] Arnold Mayer,Jesus or Paul? English Translation by J.Wilkinton,London,New York,1909,Pg40.

[7] انجیل گلتیوں کے نام 1:12-11

[8] کرنتھیوں کے نام پولس کا خط، 7:12

[9] الانعام 6:121

[10] پروفیسر ساجد میر، عیسائیت تجزیہ و مطالعہ، مکتبہ دارالسلام، ص51

[11] Adolf Deisman,A Study in Social and Religious History,(English Translation by W.E Wilson London,1926.Pg#123

[12] ابن حزم عبدالکریم بن ابی بکر احمد الشہرستانی، الملل والنحل، مکتبہ موسسۃ الحلبی، س۔ن، 1/91

[13] امام ابن القیم، یہود و نصاریٰ تاریخ کے آئینے میں، ص357

[14] مولانا پروفیسر محمد یوسف خان، تقابل ادیان، مکتبہ سید احمد شہید، لاہور، ص212

[15] مولانا مودودی، سیرت سرور عالم، ادارہ ترجمان القرآن، ص655

[16] ڈاکٹر حمید اللہ، خطبات بہاولپور، ص5

[17] سید سلیمان ندوی، خطبات مدارس، ص34

[18] مولانا محمد یوسف خان، تقابل ادیان، ص214

[19] قاضی محمد سلیمان منصور پوری، رحمت للعالمین، 3/111

[20] مولانا قاضی زین العابدین، سجاد میر بھٹی، قصص القرآن، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، ص428

[21] ڈاکٹر خالد علوی، پیغمبرانہ منہاج دعوت، احباب پبلشرز لاہور، 1999، ص543

[22] الصف 61:6

[23] آل عمران، 3:45

[24] مریم 19:30

[25]المائدہ46:5

[26]بخاری،کتاب الانبیاء،باب قوله،یا اهل الکتاب لا تغلا فی دینکم،ح3435

[27]بخاری کتاب الانبیاء ،باب قول الله عزوجل(واذکر الکتاب مریم)ح3436

[28]بخاری،ح3394

[29]بخاری،ح3431

[30]بخاری،ح3442

[31]مولانا مودودی،سیرت سرور عالم،ادارہ ترجمان القرآن،لاہور،ص30

[32]مولانا محمد یوسف خان،تقابل ادیان،ص208

[33] Jesus in His Times,by Daniel-Rops Translated by R-W-Millar, London,1956,Pg83

[34]ڈاکٹر حفصہ نسرین،مذاہب عالم ایک نظر میں،ص317

[35]باب انجیل متی17:1

[36]انجیل متی،19:1

[37]انجیل متی،6:2